سوال

(482) دعا میں ہاتھ اوپر اٹھانے کی مقدار اور چہرے پر ملنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں اور اختتام دعا چہرے پر ہاتھ پھیرنا کیسا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا آپ ﷺ سے ثابت ہے اور اٹھانے کی مقدار اور کیفیت جو احادیث اور آثار میں وارد ہوئی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے ۔

> حضرت انس فرماتے ہیں کہ نماز استسقاء میں آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی ۔ (صحیح بخاری :1029)

اسی طرح دوسری روایت میں ہے :

> عمر مولی ابی اللحم فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز استسقاء میں کھڑے ہو کر دعا مانگتے دیکھا ۔
>
> یستسقی رافعا یدیه قبل وجهه لا یجاوز بهما رأسه (سنن ابوداؤد :1168)
>
> ''وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے برابر اٹھا کر بارش کی دعا اس طرح کر رہے تھے کہ ان کے ہاتھ سر سے تجاوز نہیں کر رہے تھے ۔''

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے دعا میں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ ہاتھوں کو اس قدر اونچا کرلیتے کہ آپ ﷺ کے بغلوں کے بال دکھائی دیتے اور یا پھر اس قدر اٹھاتے کہ سر سے اوپر نہ جاتے ۔ بہر حال دعا میں ہاتھ جس طرح بھی اٹھالیے جائیں مستحب ہے اور ہاتھ اٹھانا خشوع کی علامت ہے ۔ اسی طرح دعا کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرنا نبی ﷺ سے کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ۔ البتہ ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے یہ اثر وارد ہے کہ وہ دونوں دعا کرتے اور دعا کے بعد اپنی ہتھیلیوں کو اپنے

چہرے کی طرف گھما لیتے۔ (الأدب المفرد:609)

وباللہ التوفیق

فتاویٰ ارکان اسلام

حج کے مسائل